افادات شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید مدظلہ ۔ ضبط وترتیب :۔ مولانا سعید الرحمن دیروی

تراجم قرآن کی ضرورت اور حزم واحتیاط

دعوت توحید، اسماء الحسنیٰ اور تحمید وتمجید

ترجمۂ قرآن بصورت دورۂ تفسیر (جسے مولانا عبد القیوم حقانی تعلیمی سال کے دوران پڑھاتے ہیں) کی اختتامی تقریب (منعقدہ ۱۴ رجب ۱۴۲۱ھ) سے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید مدظلہ کا آخری درس وخطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد !

قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ الخ الآیۃ

حضرات اساتذہ کرام اور میرے طالب علم بھائیو !

یہ ایک بڑی مبارک مجلس ہے اس میں قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کے ایک حصہ کا ختم ہو رہا ہے جسے مولانا عبد القیوم حقانی صاحب پڑھاتے رہے ہیں۔ مبارک اس وجہ سے بھی ہے کہ یہ درس قرآن اور ذکر کی مجلس ہے ۔ بخاری شریف میں حدیث مروی ہے کہ مجالس ذکر میں جو لوگ ذکر کے لئے حاضر ہوتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم ہوتا ہے ۔ اور اگر کوئی حاجت مند اپنی دنیوی حاجت کے سلسلہ میں حاضر ہوتا ہے تو وہ بھی محروم نہیں رہتا ہے ھم الجلساء لا یشقی جلیسھم بہرحال یہ مبارک مجلس ہے اس میں ہمیں بھی ثواب ملے گا اور جو کسی حاجت کے سلسلے میں آیا ہے ان کو بھی ثواب ملے گا ۔ پڑھانے والے اور پڑھنے والے تو اصل ثواب کے مزے لوٹیں گے ۔ آپ سب کو قرآن مجید کے ترجمہ کی افادیت معلوم ہے کہ یہ اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ ہے میرا خود ہی تجربہ ہے کہ میں نے ایک سال قرآن کا ترجمہ اپنے گاؤں میں پڑھایا تو لوگوں نے خود بخود داڑھیاں رکھیں ۔ حالانکہ میں نے داڑھی کا مسئلہ بیان نہیں کیا تھا ۔ خدا کی شان ہے کہ ہم منبر پر بہت سارے مسائل بیان کرتے ہیں لیکن ان کا اثر نہیں ہوتا ہے اور جب عوام کے سامنے سادہ اور سلیس ترجمہ کرتے ہیں تو لوگ خود بخود نمازی بن جاتے ہیں اور داڑھیاں رکھ لیتے ہیں ۔ بے شک بڑی برکتیں ہیں اور یہ اصلاح کا بڑا ذریعہ ہے ۔ واضح رہے کہ تراجم کے بھی دو قسمیں ہیں :۔

۱۔ ایک ہمارے اکابر کے تراجم ہیں کہ قرآن کے ہر مضمون کو بڑے تحقیق کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ توحید، رسالت، قیامت بشریت بلکہ ہر مسئلہ کی خوب تحقیق کرتے ہیں۔

۲۔ دوسرے وہ تراجم ہیں کہ قرآن اگرچہ سببِ اصلاح ہے اور سببِ اجتماع ہے لیکن یہ تراجم خصوصاً بعض رمضانی تراجم سببِ افتراق بن جاتے ہیں۔ اور مسلمان گروہ در گروہ بٹ جاتے ہیں جتنے تراجم ہوتے ہیں اتنے فرقے بن جاتے ہیں ان کے درمیان ہمدردیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ ایک دوسرے کو کافر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ محبت اور باہمی رواداری کی نگاہیں ختم ہو جاتی ہیں۔ انتخابات میں زنادقہ کو ووٹ دیتے ہیں لیکن خلافِ مسلک عالم کو ووٹ نہیں دیتے۔ طلبہ کے لئے ضروری ہے کہ ایسے ترجمہ کے قریب بھی نہ جائیں۔ اس سے اخلاق بگڑ جاتے ہیں۔ بہرحال ترجمہ سببِ اصلاح ہے اس کو سببِ افتراق نہ بنائیں۔ اور تفرقہ ڈالنے والے تراجم سے دور رہیں۔

عزیزو! اگر آپ فکر کریں تو دیوبندیت مسلکِ حنفہ کی ناقابلِ شکست جماعت تھی اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن تین باتوں نے اس کو بہت نقصان پہنچایا۔ آپ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

۱۔ اولاً ان کو سیاست میں باہمی تفریق نے کمزور کیا۔

۲۔ دوسرا سبب جس سے یہ جماعت کمزور ہو گئی وہ جدید افکار پر مبنی تراجم ہیں۔ یہ مترجمین اپنے کو دیوبندی ظاہر کرتے ہیں اور درحقیقت کچھ اور ہوتے ہیں اگر دیوبندی علماء انتخابات کے لئے کھڑے ہوں تو یہ لوگ ان کو ووٹ نہیں دیتے بیرونی طاقتوں کی آلہ کار قوتوں کو ووٹ دیں گے۔ لیکن دیوبندی عالم کو نہیں دیں گے۔

میرا مقصد اعتراض نہیں بلکہ آپ سب کو آگاہ کرنا ہے کہ اس افتراق سے گریز کریں۔

کیا ہم توحید کی خدمت نہیں کرتے؟ اور بدعات پر نکیر نہیں کرتے؟ ہم تو حد سے زیادہ بدعات کی تردید کرتے ہیں بہرحال افتراق سے بچئے۔ عزیزو! آج بہت سی باتوں پر روس اور امریکہ اتفاق کر سکتے ہیں لیکن ہمارے بعض مترجمین باہمی اتفاق نہیں کرتے۔ تو کیسے یہ وطن کی خدمت کریں گے اور اسلام کو ترقی دیں گے۔

۳۔ تیسرا سبب نقصان یہ ہے کہ بہت سے قابل طلبہ ہمارے ساتھ مدرسہ میں وقت گذارتے ہیں لیکن وطن جا کر سکول یا کالج میں استاد بن جاتے ہیں اور تدریس کی عظیم خدمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ سکول و کالج میں جانا ناجائز ہے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ اس سے آپ کی عظیم تدریسی صلاحیتیں اور حریت فکر مجروح ہو جاتی ہے۔ ان چیزوں نے اس جماعتِ حقہ کو بہت نقصان پہنچایا۔ بہرحال ترجمہ بذاتِ خود سببِ اصلاح ہے۔ اس کو سببِ افتراق نہ بنائیں۔

قال اللہ تبارک وتعالیٰ قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمٰن۔

۱۔ ترجمہ۔ کہہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو، جو کہہ کر پکارو گے سو اسی کے ہیں سب نام خاصے۔

۲۔ ترجمہ۔ بولو کہ مسمّٰی کرو اللہ تعالیٰ کو اللہ کے نام سے یا رحمان کے نام سے۔ تو اجازت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے بہت سے

اچھے اچھے نام ہیں۔ یعنی دعا سے مراد یا پکار ہے اور یا تسمیہ ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ رحمان اسم ذات ہے سریانی یا عبرانی ہیں اسی وجہ سے عرب اس نام سے ناواقف تھے۔ لیکن یہ کلام مخدوش ہے کیونکہ یہ لفظ اگر عجمی ہوتا تو بالاتفاق غیر منصرف ہوتا۔ حالانکہ اس کے انصراف اور عدم انصراف میں اختلاف ہے۔ اور اگر یہ اسم ذات ہوتا تو ترکیب میں صفت واقع نہ ہوتا۔ سورہ فاتحہ وغیرہا میں یہ لفظ اللہ کا صفت واقع ہوا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ ولا تجہر بصلاتك ۔ امام رازی نے صلاتک کے بہت معنی ذکر کئے ہیں اور امام بخاری نے دو معانی ذکر کئے ہیں۔ قرأت، جو کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ دعا، جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے۔

وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولداً - اور کہہ دیجئے کہ ساری صفات اللہ کے لئے ہیں وہ اللہ جس نے بچے کو نہیں رکھا یعنی حقیقی اولاد نہیں ہے اس لئے کہ اولاد تو جزء ہوتی ہے اور اگر اللہ کے لئے جزء ثابت ہو جائے تو نعوذ باللہ، اللہ مرکب ہو جائے گا۔ حادث ہو جائے گا۔ تو اللہ کے لئے حقیقی اولاد بھی نہیں لیکن کسی کو ولدیت کی بنا پر رکھا بھی نہیں۔ ای لم یتخذ ولداً۔ جیسا کہ اگر کسی کا بچہ نہ ہو تو متبنیٰ کے طور پر کسی کو رکھے۔ وجہ یہ ہے کہ متبنیٰ تو وہ رکھتا ہے جس کو یہ اندیشہ ہو کہ ضعف اور بیماری کی صورت میں میرے نان و نفقہ کا کوئی نہ ہو گا تو کسی کو متبنیٰ بنا لیتا ہے اور خدا ایسا نہیں بلکہ وہ تو ہر ایک کا خالق و مالک و رازق ہے۔

ولم یکن لہ شریک فی الملك - اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی بادشاہی اور تصرف میں شریک نہیں۔

ولم یکن لہ ولیٌّ من الذل - اور نہیں ہے اللہ کے لئے کوئی معاون اور امدادی۔

آیت کریمہ کا مقصد یہ ہے کہ جب کوئی شخص امداد حاصل کرتا ہے تو تین طرح کے آدمیوں سے حاصل کرتا ہے ایک تو یہ کہ اس سے سافل ہو دوسرا وہ کہ اس سے مساوی ہو تیسرا وہ کہ اس سے عالی ہو۔

بہر حال یہاں پر تینوں کی نفی ہو گئی۔ لم یتخذ ولداً کہ خدا کے لئے ایسے معاون کی ضرورت نہیں جو اس سے سافل ہو کیونکہ بچہ غالباً اسفل ہوتا ہے۔ ولم یکن لہ شریک فی الملک میں مساوی کی نفی آگئی کیونکہ شریک فی الشیٔ اس کا مساوی ہوتا ہے۔ ولم یکن لہ ولیٌّ من الذل اس میں عالی کی نفی ہو گئی۔ کہ معاذ اللہ اللہ عاجز ہے تو یہ اس کا دوست اور معاون ہو اور اللہ تعالیٰ کی امداد کرے۔ تو اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ ان تینوں میں کسی کا محتاج نہیں۔ وکبرہ تکبیراً۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑائی اور کبریائی کی نسبت کریں بڑائی کے ساتھ کہ خدا ہر قسم کے امدادی سے بڑا اور عظیم ہے نہ اس کے لئے والد ہے نہ اس کے لئے ولد ہے نہ اس کے ساتھ کوئی مساوی ہے نہ اس سے کوئی بڑا ہے۔

اسی آیت کریمہ میں ان کفار پر بھی نفی آگئی جنہوں نے اللہ کے لئے ولد یا شریک ثابت کیا ہے اسی طرح اللہ کے لئے کوئی امدادی ہو تو اس کی بھی نفی آگئی۔ جناب مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی کا اصرار تھا کہ مجھ سے آخری درس دلائیں ہذا شرکت کر لی خدا اسے برکتیں عطا فرمائے۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ٥